بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۲ر رجب ۱۳۹۱ھ ، ۱۴ر تبوک ۱۳۵۰ہش ، ۱۴ر ستمبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ر تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی اور اپنی تائید و نصرت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

فجی سے محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ فجی جو کہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے کا ہسپتال میں کامیاب آپریشن ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(وکالت تبشیر)

مورخہ ۶ر تبوک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد میں ازراہ شفقت عزیزم چوہدری عبدالرشید صاحب آف لندن (جو کہ اخویم مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم آف جھنگ کے بیٹے اور عزیزم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے برادر اصغر ہیں) کا نکاح عزیزہ راشدہ بنت عزیزم چوہدری نور محمد صاحب سٹیشن ماسٹر ساہیوال کے ہمراہ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا لڑکے کی طرف سے ان کے بڑے بھائی عزیز چوہدری عبدالسمیع صاحب شیخوپورہ نے وکالت کے فرائض انجام دیئے۔ ایجاب و قبول کے بعد حضور نے بہت لمبی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(حبیب الرحمٰن ملک
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ضروری اطلاع

برائے ڈائریکٹر صاحبان فضل عمر فاؤنڈیشن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت لائبریری کی نئی عمارت جو حال ہی میں فضل عمر فاؤنڈیشن نے تعمیر کرائی ہے کا افتتاح مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ بوقت ساڑھے پانچ بعد نماز عصر فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ نیز ۳ر اکتوبر کو ہی دس بجے صبح فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ایک ضروری اجلاس ہوگا جس کا ایجنڈا بذریعہ ڈاک جملہ ڈائریکٹر صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے اگر کسی کو ایجنڈا نہ ملا ہو تو براہ مہربانی اطلاع فرما دیں۔

جملہ ڈائریکٹر صاحبان مذکورہ ہر دو تقاریب میں شمولیت فرما کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی علم علم القرآن ہے جس سے تقویٰ اور خدا ترسی کا جوہر پیدا ہوتا ہے

قرآن کریم کے علوم و معارف صرف ان لوگوں پر کھلتے ہیں جو متقی اور دیندار ہوتے ہیں

"جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہیں سکھایا گیا تھا اُسے بھول جاتے ہیں۔ جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہوگا اس میں ضرور خشیت اللہ پیدا ہوگی۔ علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ، سائنس یا اور علوم مروجہ مراد نہیں کیونکہ اُن کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہیں بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر اُن کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی۔ لیکن علم القرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جس قوم سے تمہیں مقابلہ پیش آوے اس مقابلہ میں تم بھی ویسے ہی ہتھیار استعمال کرو جیسے ہتھیار وہ مقابلہ والی قوم استعمال کرتی ہے اور چونکہ آج کل مذہبی مناظرہ کرنے والے لوگ ایسے امور پیش کر دیتے ہیں جن کا سائنس اور موجودہ علوم سے تعلق ہے اس لئے اس حد تک ان علوم میں واقفیت اور دخل کی ضرورت ہے۔ جیسے مثلاً اعتراض کر دیتے ہیں کہ جن ممالک میں چھ ماہ تک آفتاب طلوع یا غروب نہیں ہوتا۔ وہاں نماز یا روزہ کے احکام کی تعمیل کس طرح پر ہوگی؟ اب جو شخص ان ممالک سے واقف نہیں یا ان باتوں پر اطلاع نہیں رکھتا وہ سنتے ہی گھبرا جاوے گا اور حیران ہو کر رہ جائے گا۔ ایسا اعتراض کرنے والوں کا منشا یہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کی تکمیل کو ناقص قرار دیں کہ ایسے ممالک کے لئے کوئی اور حکم ہونا چاہیئے تھا غرض ایسے اعتراضات چونکہ آج کل ہوتے ہیں اس لئے ضروری امر ہے کہ ان علوم میں کچھ نہ کچھ دسترس ضرور ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم
۳۰۲ - ۳۰۳)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

الفضل
۱۴ر تبوک ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ حسنہ کو بھسم کر دینے والی آگ

گزشتہ شمارہ میں ہم نے قرآن مجید کی رو سے واضح کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اعلانیہ طور پر نیکیاں بجا لانے کو اچھا طریق قرار دیا ہے بشرطیکہ ایسا اس نیت سے کیا جائے کہ دوسروں کو بھی نیکیاں بجالانے کی تحریک ہو۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے خفیہ طور پر نیکیاں بجالانے کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ طریق تمہارے نفس کے لئے زیادہ اچھا اور بہتر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعلانیہ طور پر نیکیاں بجالانے میں جہاں یہ فائدہ ہے کہ اس سے دوسروں کو بھی نیکیاں بجالانے کی تحریک ہوتی ہے وہاں اس میں ایک نقصان کا بھی احتمال ہوتا ہے اور وہ یہ کہ کہیں انسان میں ریاء کا مادہ پیدا نہ ہو جائے اور وہ محض شہرت کی نیت سے ہی نیکیاں نہ بجالانے لگے اور اس طرح اپنے نیک اعمال کو ضائع کر دے۔ اسی لئے جہاں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف اعلانیہ طور پر نیکیاں بجالانے کی اجازت دی ہے وہاں ساتھ ہی ریاء اور اس کی مضرت سے بھی بچنے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تعلق میں قرآن مجید کی تعلیم کو اپنے پُر معارف ملفوظات میں بہت مسحور کن انداز میں واضح فرمایا ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں بجالانے میں سرًا اور اعلانیتہً ہر دو طریق کو اپنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اعلانیہ طور پر نیکیاں بجالانے میں ریاء کا جو پہلو پایا جاتا ہے وہ کلیۃً مضر نہیں ہوتا کیونکہ ریاء کی دو قسمیں ہیں ایک ریاء دُنیا کے لئے ہوتا ہے اور ایک ریاء احکام الٰہی کی تعمیل کے ذریعہ حصولِ رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے۔ حصولِ رضائے الٰہی کے لئے جو ریاء اختیار کیا جائے وہ قابلِ ستائش ہے۔ اور جو ریاء دنیوی نقطہ نگاہ سے شہرت طلبی کے لئے اختیار کیا جاتا ہے وہ قابلِ مذمت ہے اور اس سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ ایسا ریاء انسان کو خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنانے کا موجب بنتا ہے۔ اس کی مثال آپ نے یہ دی ہے کہ نماز باجماعت ایک ایسا نیک عمل ہے جو اعلانیہ کیا جاتا ہے اور اس اعلان کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ تا دوسروں کو تحریک ہو اور وہ بھی پڑھیں۔ نماز کا اس طرح اعلانیہ پڑھنا بھی ایک قسم کا ریاء ہے لیکن یہ قابلِ ستائش کیونکہ اس سے غرض حصولِ رضائے الٰہی ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس لئے بھاگ بھاگ کر مسجد جاتا ہے کہ لوگ اسے نمازی سمجھیں اور نمازی کی حیثیت سے وہ مشہور ہو تو یہ بھی ریاء ہے لیکن یہ قابلِ مذمت اس لئے کہ اس کا مقصد حصولِ رضائے الٰہی نہیں بلکہ شہرت طلبی ہے۔ اس قسم کے ریاء کو قرآنی تعلیم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگ سے تشبیہہ دی ہے جو ہر قسم کے اخلاقِ حسنہ کو بھسم کر کے رکھ دیتی ہے

آپ نے فرمایا کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ نیکیاں سرًا بھی بجالائے اور اعلانیتہً بھی لیکن جو نیکیاں اعلانیہ بجالائی جائیں ان میں نیت بہر حال حصول رضائے الٰہی ہونی چاہیئے نہ کہ نمائش۔ آپ نے ریاء کے قابلِ مذمت پہلو سے بچنے کا ایک طریق یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان کو چاہیئے جو نیکی وہ اس نیت سے اعلانیہ بجالاتا ہے کہ دوسروں کو بھی تحریک ہو وہ اسی نیکی کو سرًا بھی بجالائے مثال کے طور پر ایک شخص باقاعدگی سے مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے اُس کو چاہیئے کہ وہ اس کے علاوہ گھر پر نماز تہجد بھی ادا کرے جو سرًا کے حکم میں آتی ہے۔ اسی طرح جو شخص دینی اغراض کے ماتحت اعلانیہ طور پر چندہ دیتا ہے اسے اس امر کا بھی التزام کرنا چاہیئے کہ کبھی کبھی وہ دوسروں پر ظاہر کئے بغیر خفیہ طور پر بھی کچھ رقم دے دیا کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ریاء کی جو قسم دنیا کے لئے ہوتی ہے اور انسان کے اعمال ضائع کر کے رکھ دیتی ہے اس سے وہ محفوظ ہو جائے گا۔

جہاں تک ریاء کی اس قسم کا تعلق ہے جو دُنیا کے لئے ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی تعلیم کے عین مطابق اس کی مضرت کو بہت کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ اسے ایک بھسم کرنے والی آگ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اُس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریاء حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۸۹)

اسی طرح حضور علیہ السلام ریاء کو اعمالِ حسنہ کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریاء سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریاء سب مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا خوش قسمت وہ انسان ہے جو ریاء سے بچے اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرتا ہے تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے لیکن جب ریاء کا موقع ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۹۰-۳۹۱)

الغرض وہ ریاء جس کے نتیجہ میں انسان کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں ایک خطرناک مرض ہے اور ایک مومن کے لئے اس سے بچنا ضروری ہے اور اس کے بچنے کا طریق یہی ہے کہ انسان خفیہ طور پر نیک اعمال بجالائے اور ان کی نمائش نہ کرے۔ اور جن نیکیوں کو اعلانیہ طور پر بجالانے کا حکم ہے (جیسے نماز باجماعت اور چندوں کی تحریک پر اعلانیہ لبیک وغیرہ) ان کی اعلانیہ بجا آوری کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اس جیسی ہی نیکیاں انسان خفیہ طور پر بھی بجالاتا رہے (جیسے نماز تہجد کی ادائیگی اور پوشیدہ انفاق وغیرہ) اس کے بغیر اعمال کو ضائع کرنے والے ریاء سے بچنا اور اس کی ہلاکت آفرینی سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے۔

نئی زمین نیا آسمان

نئی حیات کی آمد کا احترام کرو — حضور مہدئ آخر زماں سلام کرو
ہزار شکر کہ آئے ہیں حضرتِ مہدیؑ — بسرعت ان کی غلامی میں اپنا نام کرو
نئی زمین نیا آسمان بن کے رہے — نظامِ نو کے لئے کوششِ تمام کرو
امامِ وقت سے دوری خدا سے دوری ہے — اُٹھو خدا کے لئے بیعتِ امام کرو
غلط روی سے تو منزل کبھی نہیں ملتی — غلط۔ غلط ہے اسے دُور سے سلام کرو
تمہیں عطا ہو خدا کا پیار لا محدود — خدا کی یاد کا راتوں کو التزام کرو
رہو غریب کی امداد پر کمر بستہ — فسردہ قلب کی خوشیوں کا اہتمام کرو
ہمیشہ دل میں رضائے خدا ہو مدّ نظر — خدا کے خوف سے ہر وقت اعتصام کرو
اگر ہو دید کی خواہش تو بند آنکھوں سے — کسی کے عارض گلگوں پہ صبح و شام کرو
امامِ پاک کی پھر آج آمد آمد ہے — دل و نظر کو زیارت سے شاد کام کرو
اگر لاہور میں گزری تو شوق کیا گزری — ہو خوش نصیب تو ربوہ میں اب قیام کرو

عبد الحمید خاں شوقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت وسوانح

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضؓ

(۳)

ان دنوں علماء نے یہ بات پھیلا دی تھی کہ نعوذ باللہ حضور جذام اور کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے موقعہ غنیمت جانا اور جونہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ آپ نے حضور کی دونوں آستینیں اٹھا کر لوگوں کو بازو دکھائے پھر آپ کے پاؤں دکھائے آپ کے اس طرز عمل سے مخالفین کی ساری محنت اکارت گئی اور اُن پہ یہ راز کھل گیا کہ یہ اور اس جیسے دوسرے اعتراضات جو آپ کی ذات مبارک پر کئے گئے ہیں۔ جھوٹے ہیں اور ان کا مقصد محض لوگوں کو آپ سے دور رکھنا ہے۔

بیعت کرنے کے بعد آپ ہر سال قادیان تشریف لایا کرتے اگر حضور قادیان میں موجود نہ ہوتے تو آپ وہیں پہنچ جاتے جہاں آپ تشریف فرما ہوتے چنانچہ ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ میں جا پہنچے جب حضرت مسیح موعود قادیان کو واپس جانے کے لئے گاڑی پر سوار ہوتے تو الوداع کہنے والوں میں حضرت مولوی صاحبؓ بھی شامل تھے قیام سیالکوٹ کے دوران آپ حضور کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ کسی عورت نے کوٹھے کی سے حضور پر راکھ پھینکی۔ حضور علیہ السلام تو آگے گذر گئے مگر راکھ حضرت مولوی صاحبؓ کے سر پر پڑی۔ آپ فرمانے لگے۔ پا لے مائے پا لیبی دے بڑھیا اور راکھ ڈال۔ جب حضور کو الوداع کہکر لوگ واپس آرہے تھے تو مخالفین نے احمدیوں کو ستانا شروع کیا۔ ان کے پیچھے غنڈے لگا دئے جو انہیں گالیاں دیتے اور انہیں پتھر مارتے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کے ساتھ ان دشمنوں نے جو سلوک کیا وہ حضرت المصلح الموعودؓ کی زبان مبارک سے سنئے آپ فرماتے ہیں:-

"جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر واپس آرہے تھے تو انہیں لوگوں نے طرح طرح کی تکالیف دینی شروع کیں اور ظلم کیا۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی ایک تھے جب وہ واپس جا رہے تھے تو کچھ غنڈے ان کے پیچھے ہو گئے اور ان پر گند پھینکا آخر بازار میں ان کو گرا لیا اور ان کے منہ میں گوبر ڈالا بعض دیکھنے والوں نے بعد میں بتایا کہ جب مولوی برہان الدین صاحب کو جبرًا پکڑ کر ان کے منہ میں زبردستی گوبر اور گند ڈالنے لگے۔ تو انہوں نے کہا الحمد للہ ایہہ نعمتاں کتھوں۔ مسیح موعود نے روز روز آؤنا اے؟ یہ نعمتیں انسان کو خوش قسمتی سے ہی ملتی ہیں کیا مسیح موعود جیسا انسان روز روز آ سکتا ہے کہ انسان کو ہمیشہ ایسا موقع ملے

(الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

یاد رہے کہ حضرت مولوی صاحب کی عمر اس وقت ۷۰-۷۲ سال کی تھی اور صحت بہت کمزور تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور کئی بار حضور نے آپ سے فرمایا مولوی صاحبؓ قادیان میں آ جائیں۔ مگر آپ اس خیال میں مستقل طور پر نہ آئے کہ اگر میں کوئی خدمت بجا لا نہیں سکتا تو مفت میں آپ پر بوجھ کیوں بنوں آپ اگرچہ اعلیٰ درجہ کے عالم متبحر اور مناظر تھے اور علاقہ والوں کو آپ سے بہت عقیدت تھی۔ تبلیغ و اشاعت میں ہر وقت لگے رہتے تھے لیکن پھر بھی آپکو ہر وقت یہ خلش رہتی تھی کہ ابھی میں نے کچھ نہیں کیا۔ آپ کی زندگی کا اس قسم کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ روحانی معارف بیان فرما رہے تھے حضرت خلیفہ اولؓ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور دوسرے دوست بھی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے مولوی برہان الدین صاحب نے چیخیں مار مار کر رونا شروع کر دیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا مولوی صاحب کیا بات ہے لیکن آپ جتنا پوچھتے آپ اتنا ہی زیادہ زور سے رونے لگ جاتے آخر بار بار پوچھنے اور تسلی دلانے پر مولوی برہان الدین صاحب نے کہا حضور لوگ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ مسیح آئیگا دنیا میں روحانی معارف لٹائے گا اور ہم اس پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں گے ہم ان امیدوں کے ساتھ انتظار میں بیٹھے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ ہم ہر قسم کی قربانیاں کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرینگے کہ خدا تعالیٰ کا مسیح آ گیا کہ اس نے مجھے ایمان لانے کی توفیق عطا فرما دی لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ اسلام کے لئے قربان کر سکوں۔ حالانکہ وہ غریب تھے اسلئے ہوتے تھے کہ وہ احمدی ہو گئے تھے۔ پھر کہنے لگے ہم سنا کرتے تھے کہ مسیح آئے گا تو خزانے لٹائے گا۔ آپ نے خوب خزانے لٹائے مگر میں تو پھر بھی جھنڈو کا جھنڈو ہی رہا۔ جھنڈو کے لفظی معنے تو مجھے نہیں آتے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ میں پھر بھی ناکارہ کا ناکارہ رہا۔ یہ کہہ کر وہ چیخیں مار مار کر رونے لگ گئے یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ منھم من قضی نحبہ و منھم من ینتظر یعنی مومنوں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے قربانیاں کیں اور انتہا درجہ کی قربانیاں کیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پا لیا اور کچھ ایسے ہیں جو قربانیاں کر رہے ہیں"

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۲۵ء)

حضرت مولوی صاحب میں خشک ملائیت کا رنگ نہیں پایا جاتا تھا بلکہ آپ بڑے خوش طبع اور شگفتہ مزاج کے مالک تھے آپ مسائل کو بھی بسا اوقات خوش طبعی کے رنگ میں بیان کرتے مخاطب کو اس کی غلطیوں پر آگاہ کرتے اور صحیح اور سیدھے راستہ کی طرف اس کی راہنمائی کرتے چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ آپ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے کہ:-

"ایک دفعہ ان کے محلہ میں ہرڑ پوپو آیا جو لوگوں کو ان کی قسمت بتاتا پھرتا تھا مولوی صاحب نے اس کا انسداد کرنا چاہا اور ارادہ کیا کہ کس طرح اس کی کرکری کی جاوے تاکہ یہ آنا جانا چھوڑ دے۔ ایک دن مولوی صاحب جن کا قد وقامت لمبا نہ تھا چادر اوڑھ کر بیٹھ گئے اور اس کو اپنا ہاتھ دکھا کر کہا کہ میری قسمت دیکھو کیسی ہے ہرڑ پوپو نے انہیں عورت سمجھ کر کہا کہ تیری قسمت بہت خراب ہے تیرے خاوند شوہ باہر گیا ہوا ہے دوسری بیوی کر لی ہے اور اب اس کا ارادہ واپس آنے کا نہیں ہے انہوں نے نسوانی صورت بنا کر الحاح سے کہا کہ پھر تو ہی کوئی تدبیر بتا کہ اب میں کیا کروں اور میری یہ گردش کسی طرح دور ہو۔ اس نے کچھ کپڑا مانگا کہ بر دیدے دو تو جلد آ جائے گا۔ ورنہ اس کا ارادہ آنے کا بالکل نہیں ہے اس پر مولوی صاحب نے جھٹ منہ سے کپڑا ہٹایا اور لمبی سی ڈاڑھی دکھا کر — — — اور اسکے ہاتھ کو پکڑ کر کہنے لگے کہ کیا اب اس نے آنا ہی نہیں۔ یہ حالت دیکھکر وہ ہرڑ پوپو ایسا شرمندہ ہوا کہ پھر کبھی اس محلہ میں نہ آیا بلکہ خیال ہے کہ اس نے اپنی ساری قوم میں اعلان کر دیا ہوگا کہ کوئی ادھر نہ جائے کیونکہ اس کے بعد پھر کوئی اس محلہ میں نہ آیا۔

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۲ء)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فمن یستمع الآن یجد لہ شہابا رصدا کی تفسیر میں مندرجہ بالا واقعہ تحریر کرکے بیان کرتے ہیں:-

"یہ بھی اس کے لئے شہابا رصدا تھا خدا تعالیٰ نبی کے ماننے والوں کی عقلیں تیز کر دیتا ہے اور وہ ایسے لوگوں کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔" (ضمیمہ الفضل ۸ مئی ۱۹۲۸ء)

باوجود تنگ دستی کے اور اس قدر مالی حالت خراب ہونے کے کہ آپ کو دو وقت مناسب کھانا بھی میسر نہیں آتا آپ نے اپنی زندگی میں علمی کتابوں کا کافی ذخیرہ جمع کر لیا تھا جو ان کے بعد بھی محفوظ رہا سب سے بڑی دولت جو حضرت مولوی صاحبؓ کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو نصیب ہوئی وہ جہلم شہر کی مسجد احمدیہ ہے۔ یہ ایک وسیع مسجد ہے اور کسی غیر از جماعت شخص کا اس میں کوئی حق نہیں مخالفت کے دوران دو دفعہ یہ مسجد جلا دی گئی۔ اور دونوں دفعہ اسے از سر نو بنوایا گیا اس کی تعمیر میں کسی مقامی احمدی سے چندہ نہیں لیا گیا بلکہ افریقہ کے بعض احمدی دوستوں کے چندہ سے تعمیر کر لیا گیا۔ (باقی)

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین۔" (مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری نورالدین جہانگیر صاحب مرحوم کی یاد میں

(منیر مسعود خان صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار ساہیوال)

میرے پیارے ابا جان ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۷۱ء بروز جمعرات بوقت ڈیڑھ بجے دوپہر ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اور روتا ہوا چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے نہایت مخلص۔ پابند صوم وصلوٰۃ راست گو صابر و شاکر اور باغیرت احمدی تھے ایک لمبا عرصہ انتہائی تکلیف دہ مرض میں مبتلا رہنے کے باوجود آپ کے منہ سے کبھی اُف یا ہائے کا لفظ نہ نکلا۔ دوست احباب مزاج پرسی کے لئے تشریف لاتے۔ ان کے پوچھنے پر ہمیشہ یہی فرماتے رہے "اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ دعا فرمائیں"۔ بیماری کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ہماری انتہائی کوشش رہی کہ آپ کو اصل مرض کا علم نہ ہو سکے۔ تاکہ وہ اپنا حوصلہ اور ہمت برقرار رکھ سکیں اور ہم اسی خوش فہمی میں تھے کہ انہیں مرض کی اصل نوعیت کا علم نہیں مگر انہوں نے اپنے ایک دیرینہ دوست کو اپنی تمام مرض بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ میرے بچوں کو نہ بتائیں کہیں وہ پریشان نہ ہوں۔ اللہ اللہ کتنا حوصلہ اور ہمت تھی جس کے ساتھ وہ اپنی بیماری سے تادم آخر نبرد آزما رہے۔

جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے دلی وابستگی رکھتے تھے اور ساری عمر ہمیں خلافت سے وابستگی کی تلقین فرماتے رہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہر دو کو انتہائی خوش اسلوبی سے ادا فرماتے رہے۔ خاص طور پر حقوق العباد میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دیتے تھے۔ آپ کی وفات پر آپ کے جو بھی دوست احباب افسوس کے لئے آتے رہے ہر ایک نے یہی کہا کہ مجھ پر سب سے بڑھ کر مہربان اور شفیق تھے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ افسر اور ماتحت آپ کا بیحد احترام کرتے تھے۔ ایماندار اور محنتی ہونے کی وجہ سے نڈر اور بے باک افسر تھے۔ غریب اور بے کس و بے سہارا کی کفالت فرماتے تھے۔ چند ایک کا حسب توفیق ماہانہ وظیفہ مقرر فرمایا ہوا تھا جو کہ باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم یا دو تاریخ کو ادا فرما دیتے تھے ہر کام اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ اور یقین رکھتے ہوئے شروع فرماتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد آپ کے ساتھ شامل رہتی اور کٹھن سے کٹھن کام بھی انتہائی احسن طریق پر سرانجام ہوتا۔

احباب جماعت مسجد میں نماز کے لئے تشریف لاتے تھے۔ گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کا بندوبست نہ تھا۔ جس سے دوستوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ آپ کافی عرصہ سے گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کے لئے برف کا بل اپنی جیب سے ادا فرماتے رہے۔

آپ کو ہومیوپیتھی طریقہ علاج کا بہت شوق تھا اور ضرورت کی ہر دوا گھر میں رکھی ہوئی تھی۔ جس سے غریب مریضوں کا مفت علاج فرماتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہوتے تھے۔

آپ انتہائی راست گو تھے اور بڑے سے بڑے افسر کے سامنے بھی سچ کہنے سے نہ گھبراتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت آپ کو قطعہ شہداء میں دفن کرنے کی اجازت فرمائی اور جمعہ کے روز باوجود علالت طبع کے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ابا جان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

پاکیزہ عزم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ مغربی افریقہ میں سالٹ پانڈ سے اکرا کے سفر کے دوران اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جی چاہتا ہے کہ یہاں پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر مساجد بنائی جائیں"۔

ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا پاکیزہ ارشاد کے پیش نظر دنیا کے ہر ملک کے ہر گوشہ میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

سائنس بلاک جامعہ نصرت میں تین سو روپے چندہ دینے والی مستورات

سابقہ فہرست کے بعد جن بہنوں نے ۳۰۰/۰۰ روپے چندہ دیا ہے۔ ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ ابھی بیس ہزار کے قریب سائنس بلاک کا چندہ رہتا ہے۔ اس کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ تین سو یا زائد رقم دینے والیوں کے نام بھی کھدوائے جا رہے ہیں یا بعد میں لکھے جانے مشکل ہوں گے۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ اس طرف توجہ دیں۔ ان کی قربانی ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گی انشاء اللہ اور اس ادارہ میں پڑھنے والی طالبات ان کو دعا اور تشکر کے جذبات سے یاد رکھیں گی۔

مکرمہ صاحب خاتون صاحبہ اہلیہ صاحبہ رائے قادر بخش صاحب مرحوم عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ۔	۳۰۰/۰۰
" منورہ بی بی صاحبہ اہلیہ محترم عبدالرحیم صاحب بھاٹی گیٹ لاہور۔	۳۰۰/۰۰
" ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ منجانب والد مرحوم خواجہ عبدالرحمن صاحب سرگودھا۔	۳۰۰/۰۰
" " " " " والدہ مرحومہ سارہ بیگم صاحبہ "	۳۰۰/۰۰
" امۃ الحفیظ خانم صاحبہ کوئٹہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ۔	۳۰۰/۰۰
" امۃ الحمید بیگم صاحبہ حاجی ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ منجانب والدہ مرحومہ	۳۰۰/۰۰
" تسنیم لطیف صاحبہ بنت ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا۔	۳۰۰/۰۰
" فرخندہ شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ منجانب والدہ مرحومہ	۳۰۰/۰۰
" عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ ملک اللہ رکھا صاحب سلطانپورہ لاہور۔	۳۰۰/۰۰
" مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ کیپٹن ڈاکٹر محمد جی صاحب ڈی ایچ او سرگودھا	۳۰۰/۰۰
" فضیلت بیگم صاحبہ والدہ داؤد احمد صاحب لاہور۔	۳۰۰/۰۰
طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس بابت ۱۹۷۱ء بیرون از ربوہ۔	۳۰۰/۰۰
" مسز میجر عبدالقادر صاحب کوئٹہ	۳۰۰/۰۰

ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کے وی پی

ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کے جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کو چندہ بھجوانے کے لئے یاددہانی کروائی گئی تھی۔ جن خریداروں کا چندہ یاددہانی کے باوجود بھی موصول نہیں ہوا ان کی خدمت میں رسالہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔

خریداران سے التماس ہے کہ جن کے نام رسالہ کی وی پی آئے وہ وصول کر کے ادارہ کی اعانت فرمائیں۔ شکریہ!

(مینیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان)

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے امسال بھی حسب سابق اطفال کا انعامی مقابلہ برائے تعلیمی وظائف سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوگا۔ اول، دوئم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دیئے جائیں گے۔ (انشاء اللہ) اس میں شمولیت کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) مقابلہ میں شامل ہونیوالے اطفال کا انٹرویو لیا جائے گا جس کا کورس درج ذیل ہے۔

ا۔ کامیابی کی راہیں (مکمل سیٹ)

ب۔ سیرت سید الانبیاءؐ از شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم

ج۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت المصلح الموعودؓ

د۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

ر۔ سال بھر کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات۔

س۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات مع ترجمہ حفظ کرنا۔

۲۔ جو طفل پہلے یہ وظیفہ حاصل کر چکے ہیں وہ اس مقابلہ میں شریک نہ ہو سکیں گے۔

۳۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال اپنے ہمراہ قائد صاحب مقامی کی تصدیق لائیں کہ آپ کون سی مجلس سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی مجلس کی مساعی کیا ہیں۔

مہتمم تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امسال مجلس انصار اللہ کا سولہواں مرکزی اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر مجلس شوریٰ ہوتا ہے شوریٰ کا ایجنڈا زیر ترتیب ہے تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ زعیم/زعیم اعلیٰ اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد تجویز/تجاویز معین الفاظ میں لکھ کر مرکز میں بھجوا سکتے ہیں۔ قواعد کے مطابق ایسی تجاویز پر غور نہیں ہو سکتا جو مجلس عاملہ میں پیش ہو کر منظور نہ ہو چکی ہوں۔ وقت تھوڑا ہے مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین کرام توجہ فرمائیں

ششماہی جائزہ سے آپ کو اپنے اپنے حلقہ، علاقہ کی مجالس کی مالی پوزیشن کا علم ہو گیا ہوگا براہ مہربانی ہر قسم کی کمی کو سالانہ اجتماع کی آمد سے پہلے پہلے پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مکرم ڈاکٹر افضال احمد صاحب ابن چوہدری افتخار احمد صاحب بہلول پور ضلع سیالکوٹ کا نکاح محترمہ شیریں احمد بنت مکرمی میجر جنرل این کے احمد چیئرمین پاکستان آرڈیننس فیکٹریز بورڈ واہ کینٹ کے ساتھ چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی نے بروز ہفتہ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۷۱ء آرڈیننس ہاؤس واہ کینٹ میں پڑھا۔ مقامی افسران کے علاوہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب اور مکرمی میجر جنرل عبد العلی صاحب ملک نے بھی شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

درخواست ہائے دعا

کیپٹن ملک رشید احمد صاحب ابن مکرم ملک سعید احمد صاحب کراچی نے امریکہ سے احباب جماعت سے اپنے کورس میں کامیاب ہونے اور اپنے والدین کی مشکلات دور ہونے کے لئے درخواست دعا کی ہے۔ (عبد الرحمٰن انور۔ ربوہ)

۲۔ مکرم میاں عبد المالک خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ایچ ایم سی ٹیکسلا سکوٹر سے گر کر زخمی ہو گئے ہیں۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع سلیم پوری واہ کینٹ)

۳۔ والد محترم جناب حکیم صوفی دین محمد صاحب احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ کو ذیابیطس سے بکلی آرام ہے البتہ دردِ نقرس اور کمزوری باقی ہے احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مبشر احمد گوجرانوالہ)

۴۔ میرے بھائی خواجہ ناصر احمد صاحب لاہور میں بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ محمد احمد لاہور)

۵۔ میں نے اپنے کیس کے سلسلہ میں دوبارہ اپیل کی ہے احباب کرام سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ایم ایس خالد مغل پورہ)

۶۔ میری بہو کا دماغی توازن درست نہیں نیز میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بہو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور میری جملہ پریشانیاں دور کرے
عمر حیات چک ۵۸/۳ ضلع لائل پور

۷۔ میری اہلیہ عرصہ پانچ سال سے بیمار چلی آ رہی ہے جس کی وجہ سے خاکسار بہت سی ذہنی اور مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور میری پریشانیاں دور کرے۔
(سلطان محمد خان۔ ڈیرہ بکھی۔ ضلع بہاولپور)

۸۔ آج کل ہم بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے ان کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محی الدین مبشر لاہور)

۹۔ مکرم ماسٹر مولا داد صاحب کی آنکھوں کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (سردار محمد زعیم انصار اللہ محلہ دار الیمن ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

پاکستان کے سو فیصدی ادائیگی کرنے والے مخلصین

صف سوم قسط ۹

خوش قسمت ہیں وہ احباب اور بہنیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے قائد صد احترام امام ایدہ اللہ الودود کی تحریک نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں سو فیصدی ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس اور اموال میں برکت دے۔ ذیل میں ان کی فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے درج ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ظہور احمد سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

۳۰۰	حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	۱۰۰۰ روپے
۳۰۱	محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ربوہ	۵۰۰ روپے
۳۰۲	محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود	۵۰۰ روپے
۳۰۳	مکرم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ	۵۰۰ روپے
۳۰۴	چوہدری غلام رسول صاحب کاہلوں مانگا ضلع سیالکوٹ	۵۰۰ روپے
۳۰۵	چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سوسائٹی کراچی	۵۰۰ روپے
۳۰۶	سید انوار احمد صاحب عزیز آباد کراچی	۵۰۰ روپے
۳۰۷	مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر ناظم آباد جنوبی کراچی	۵۰۰ روپے
۳۰۸	چوہدری بشارت احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ	۵۰۰ روپے
۳۰۹	لطیف احمد صاحب منصوری نیلا گنبد لاہور	۵۰۰ روپے
۳۱۰	مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت سرگودھا	۵۰۰ روپے
۳۱۱	میجر محمد اسلم صاحب اردو منزل راولپنڈی	۵۰۰ روپے
۳۱۲	بابو غلام جیلانی صاحب چک ۸۹ ر ب لائل پور	۵۰۰ روپے
۳۱۳	ماسٹر عبد العزیز صاحب مع اہلیہ امۃ العزیز صاحبہ چک ۴۵/۵ ایل ساہیوال	۵۰۰ روپے
۳۱۴	ڈاکٹر محمد جی صاحب منہاس والدین سرگودھا	۵۰۰ روپے
۳۱۵	چوہدری عطا محمد صاحب چیمہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۵۰۰ روپے
۳۱۶	صوبیدار دین محمد صاحب بھٹی سیالکوٹ چھاؤنی	۵۰۰ روپے
۳۱۷	حاجی محمد منشی صاحب بزاز ریل بازار لائل پور	۵۰۰ روپے
۳۱۸	چوہدری عبد المجید صاحب لائل پور	۵۰۰ روپے
۳۱۹	منشی سلطان احمد صاحب منڈیکے گورائیہ سیالکوٹ	۱۰۰۰ روپے
۳۲۰	ڈاکٹر محمد محمود خان صاحب سنوری مع اہلیہ صاحبہ ڈھوک [illegible] راولپنڈی	۵۰۰ روپے
۳۲۱	نصر اللہ خان صاحب نونیکی ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰ روپے
۳۲۲	چوہدری عصمت اللہ صاحب چک ۷۹ شیخوپورہ	۵۰۰ روپے
۳۲۳	عبد الرحیم یونس صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان	۵۰۰ روپے
۳۲۴	محترمہ سکینہ عثمان صاحبہ ناظم آباد وسطی کراچی	۱۰۰۰ روپے

(باقی)

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹۰ گولی ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سیرت و کردار اور مومنانہ اخلاص و ایثار کا دلکش نمونہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کی زندگی میں اسلامی سیرت و کردار اور مومنانہ اخلاص و ایثار کے بہت سے دلکش نمونے ملتے ہیں۔ بطور مثال ایک نمونہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ (والد ماجد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور) کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"منشی ظفر احمد صاحب مرحوم بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لدھیانہ میں کسی ضروری اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا انتظام نہیں تھا۔ اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ منشی صاحب کہتے تھے کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں اکیلا آیا ہوا تھا حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت در پیش ہے کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ میں نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپے لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپورتھلہ گیا۔ اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپورتھلہ کو (کیونکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے تھے کہ اس رقم کا جماعت نے انتظام کیا ہے۔) دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ گئے تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ "منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی"۔ منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا "حضرت کونسی امداد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں"؟ حضرت صاحب نے فرمایا "یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے"۔ منشی صاحب نے کہا "حضور! منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ میں ان سے پوچھوں گا۔ کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا"۔ اس کے بعد منشی اروڑا صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔ اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتایا۔ پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔ اللہ اللہ یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئے ذرا غور فرمائیں کہ حضرت صاحب جماعت سے امداد طلب فرماتے ہیں۔ مگر ایک اکیلا شخص اور غریب شخص اٹھتا ہے اور جماعت سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے اس رقم کو پورا کر دیتا ہے۔ اور پھر حضرت صاحب کے سامنے رقم پیش کرتے ہوئے یہ ذکر تک نہیں کرتا کہ یہ رقم میں دے رہا ہوں یا کہ جماعت۔ تاکہ حضرت صاحب کی دعا ساری جماعت کو پہنچے۔ اور اس کے مقابل پر دوسرا فدائی یہ معلوم کر کے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور میں اس خدمت سے محروم رہا ایسا پیچ و تاب کھاتا ہے کہ اپنے دوست سے چھ ماہ تک ناراض رہتا ہے کہ تم نے حضرت صاحب کی اس ضرورت کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا۔

یہ وہ عشاقِ حق کا گروہ تھا جو احمدیت کے آسمان پر ستارے بن کر چمکا۔ اور اب ایک ایک کر کے غروب ہوتا جا رہا ہے۔ ہم نے ان ستاروں کو بلند ہوتے دیکھا اور اب انہیں غروب ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم میں سے کتنوں کا دل پسیجا ہے؟ کتنوں کے سینوں میں وہ آگ سلگی ہے جو خدا کی محبت کو کھینچتی اور گناہوں کی آلائش کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے"

(سیرت ظفر صفحہ ۵۷-۵۸)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں۔ (مینیجر)

TOYOTA
V.W
Specialists
MINI MOTORS
34-B GULBERG II, Phone 81442
(NEAR GULBERG POLICE STATION)

چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت

احباب جماعت کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ ایک لازمی چندہ ہے جس کی شرح ماہوار آمد کا کم از کم دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ہے۔ اس چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے موقع پر فرمایا:

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب چندہ جلسہ سالانہ کے الگ تحریک نہ کی گئی ہو۔ تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے۔ ... پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں۔ کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں۔ ... مگر دس فیصدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فیصدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو پندرہ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے۔ اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر مزید فرمایا:۔

"مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہیگا"۔

پس عہدیداران جماعت کو اس امر کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کہ چندہ عام و حصہ آمد کے ساتھ ساتھ اس اہم چندہ، چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی ہوتی رہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پورا کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور دیگر لازمی چندہ جات کی طرح چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ بھی سو فیصدی پورا ہو جائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی غرض و غایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ حضور نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک فرما کر مخلصین جماعت کو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کی ایک اور راہ بتا دی۔ اس مبارک تحریک کی غرض و غایت حضور کے ایک فقرہ میں آجاتی ہے فرمایا:۔

"(اللہ تعالیٰ نے) میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کیلئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی"۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

سیالکوٹ میں ایک استقبالیہ تقریب

مورخہ ۲۲ ... کو سابق مبلغ امریکہ مکرم سید جواد علی شاہ صاحب سیالکوٹ میں تشریف لائے۔ جماعت سیالکوٹ نے آپ کے اعزاز میں عصرانہ پیش کیا اس تقریب ... معززین شہر نے شرکت کی۔ ۵ بجے شام احمدیہ گرلز ہائی سکول کے صحن میں یہ تقریب ... خاکسار مربی ضلع نے جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جسکے جواب میں آپ نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی آخر میں امیر صاحب ضلع سیالکوٹ محترم خواجہ محمد امین صاحب نے معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اس دعوت کے اہتمام میں قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ خواجہ ظفر احمد صاحب اور امیر شہر الحاج محمد یعقوب صاحب ...

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴